فضائل نماز پنجگانہ وجمعہ
قسط ۱

محمد منیر قمر سیالکوٹی
ترجمان سپریم کورٹ الخبر
سعودی عرب

قرآن کریم کی رو سے

نماز پنجگانہ کی مطلق فضیلت کے سلسلے میں آیئے پہلے قرآن کریم کے مختلف مقامات کا مطالعہ کریں۔ چنانچہ تیسویں پارے کی سورہ اعلی آیت نمبر ۱۴ اور ۱۵ میں ارشاد باری تعالی ہے:

قد افلح من تزکی و اذکر اسم ربہ فصلی۔

ترجمہ :۔ فلاح پا گیا وہ شخص جس نے پاکیزگی اختیار کی اور جس نے اپنے رب کا نام یاد کیا (اس کا ذکر کیا) اور پھر نماز پڑھی۔

یہاں اللہ تعالی نے نماز کو نمازی کے لئے ذریعہ فلاح و نجات قرار دیا ہے اور تقریبا یہی بات ایک دوسرے انداز سے اللہ تعالی نے سورہ مومن کی پہلی دو آیتوں میں یوں بیان فرمائی ہے :

قد افلح المومنون۔ الذین ھم فی صلوتھم خاشعون۔

ترجمہ :۔ یقیناً فلاح پا گئے ایمان لانے والے جو اپنی نماز میں خشوع (وزاری) اختیار کرتے ہیں۔

آگے لغو باتوں سے پرہیز' زکوۃ کی ادائیگی' شرمگاہوں کی حفاظت' امانتداری' ایفائے عہد اور نمازوں کی پابندی جیسی صفات ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

اولئک ھم الوارثون۔ الذین یرثون الفردوس ھم فیھا خالدون۔

ترجمہ :۔ یہی لوگ جنت الفردوس کے وارث ہوں گے اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (سورہ مومنون ۱۰۔۱۱)

کچھ ایسی ہی بات اللہ تعالی نے سورہ معارج آیت ۱۹ تا ۲۳ میں اس طرح

بیان فرمائی ہے۔

ان الانسان خلق ھلوعا۔ اذا مسه الشر جزوعا۔ و اذا مسه الخیر منوعا۔ الا المصلین۔ الذین ھم علی صلاتھم دائمون۔

ترجمہ :۔ انسان تھڑدلا (بے صبر) پیدا کیا گیا ہے۔ جب اس پر مصیبت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے تو جب اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے مگر وہ لوگ (اس عیب سے جدا ہیں) جو نماز پڑھنے والے ہیں۔ جو اپنی نماز پر ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔

اور سورہ توبہ کی آیت ۱۸ میں تو اللہ تعالیٰ نے نمازیوں اور مسجدوں کے آباد کاروں کے لئے بڑی عمدہ شہادت دی ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

انما یعمر مسجد الله من آمن بالله والیوم الآخر و اقام الصلوۃ و آتی الزکوۃ و لم یخش الا الله۔

ترجمہ :۔ اللہ کی مسجدوں کے آباد کار تو صرف وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھیں۔ اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔

نمازیوں اور دوسرے آبادکاروں کے لئے اس شہادت ربانی کے علاوہ سورہ سجدہ آیت ۱۶ اور ۱۷ میں اللہ تعالیٰ نے راتوں کو اٹھ اٹھ کر نمازیں پڑھنے اور قیام کرنے والوں کو آنکھوں کی ٹھنڈک کی بشارت دی ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا و طمعا و مما رزقنا ھم ینفقون۔ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون۔

ترجمہ :۔ ان (مومنوں) کی پشتیں بستروں سے الگ رہتی ہیں (یعنی راتوں کو وہ قیام کرتے ہیں) وہ اپنے رب کو خوف جہنم اور طمع جنت کے ساتھ پکارتے ہیں

اور ہمارے عطا کردہ رزق سے (راہ للہ) خرچ کرتے ہیں پھر جیسا کچھ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سماں ان کے لئے چھپا رکھا گیا اس کی کسی کو خبر نہیں یہ ان کے اعمال کی ایک جزاء و نیک بدلہ ہے۔

نماز کی اہمیت و فضیلت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم میں اتنا کسی دوسری عبادت کا ذکر نہیں آیا جتنا کہ نماز کا ہے۔ نماز قائم کرنے کے بارے میں جا بجا حکم ہے۔ صراحۃ النص' اشارۃ النص ور دلالۃ النص ہر سہ اشکال کو جمع کیا جائے تو قرآن میں سینکڑوں مرتبہ نماز کا ذکر آیا ہے حتی کہ (۸۲) بیاسی مقامات تو قرآن مجید میں ہیں جہاں نماز اور زکوۃ کا ذکر یکجا آیا ہے۔

غرض قرآن کریم کے آغاز میں ہی متقی لوگوں کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہوئے ایک وصف یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ نماز قائم کرتے ہیں۔ چنانچہ سورہ بقرہ آیت ۳ میں ارشاد الٰہی ہے۔

الذین یومنون بالغیب و یقیمون الصلوۃ و مما رزقنھم ینفقون۔

ترجمہ :۔ متقی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں۔

آگے کتب سماویہ اور روز آخرت پر ایمان لانے کی مزید صفات بیان کرنے کے بعد آیت ۵ میں فرمایا :

اولئک علی ھدی من ربھم و اولئک ھم المفلحون۔

ترجمہ :۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ او فلاح و نجات پانے والے ہیں۔

اور سورہ نور آیت ۳۷ میں اللہ والوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد الٰہی ہے :

رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ و اقام الصلوۃ و ایتاء

الزکوۃ یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار۔
ترجمہ :۔ وہ لوگ (مرد) جنہیں تجارتی کاروبار اور خرید و فروخت' اللہ کا ذکر کرنے' نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے غفلت نہیں کرتے۔ وہ اس روز قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن چشم و دل تلپٹ ہو جائیں گے۔
اور اگلی آیت ۳۸ میں فرمایا

لیجزی اللہ احسن ماعملوا و یزیدھم من فضلہ و اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب۔
ترجمہ :۔ تاکہ اللہ انہیں ان کے عمل کی بہترین جزاء دے اور ان پر مزید فضل و احسان کرے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب رزق دیتا ہے۔

اور قرآن کریم میں اللہ تعالی نے ایسے ہی کئی دیگر مقامات پر بھی نماز پڑھنے والوں کو جہنم سے نجات' دینوی و اخروی کامیابی و فلاح اور نعیم جنت کے خوشخبریاں دی ہیں اور پھر ایک مقام پر نماز کو مصائب و مشکلات میں حصول' مدد و قوت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ آیت ۴۵ میں ارشاد باری تعالی ہے:

و استعینوا بالصبر والصلوۃ و انھا لکبیرۃ الا علی الخشعین۔
ترجمہ :۔ اور صبر و نماز کے ذریعے (اللہ تعالی سے) قوت پکڑو اور یہ (پابندی نماز) بڑا بھاری کام نظر آتا ہے مگر (اللہ کے حضور) عاجزی کرنے والوں کے لئے (یہ بہت آسان ہو جاتی ہے)

اور تقریبا اسی مفہوم کی ایک دوسری آیت ۱۵۳ بھی سورہ بقرہ میں ہی ہے جہاں ارشاد ربانی ہے:

یایھا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ ان اللہ مع الصبرین۔
ترجمہ :۔ اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے (اللہ سے) مدد حاصل کرو یقین کیجئے کہ اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

دراصل جب مصیبت آتی ہے تو انسان عموما راہ صواب سے ہٹ جاتا ہے اور اس کوشش میں لگ جاتا ہے کہ اس سے کسی طرح چھٹکارا حاصل ہو۔ اللہ تعالی نے نماز کا راستہ بتایا ہے کہا اس طرح تمہارا رخ اللہ کی طرف ہو جائے گا اور وہ تمام قدرتوں کا مالک ہے اور مصائب کے دور کرنے پر قادر بھی۔

ویسے بھی مصیبت میں دوست یاد آتے ہیں کہ جن کے سامنے اپنا دکھ بیان کرکے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرے اور ہمدردی کے دو بول سن کر سکون حاصل کرے اور مومن کا محبوب ترین دوست اللہ تعالی ہے اور ہر آڑے وقت میں وہی اس کے کام آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کسی بھی قسم کی مشکل پیش آتے ہی اللہ کے حضور کھڑے ہو جاتے ہیں اور نماز ادا کرتے تھے۔ جیسا کہ ابوداؤد و مسند احمد میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

کان النبی ﷺ اذ حزبه امر صلی۔ (صحیح الجامع ۲ / ۴ / ۲۱۵ ۔ و قال الالبانی نفسه فی تحقیق المشکاة ۱ / ۴۱۶ = اسناده ضعیف)

ترجمہ :۔ نبی اکرم ﷺ کو جب بھی کوئی اہم کام (مشکل کام) پیش آ جاتا تو آپ ﷺ نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

اور وہ لوگ جو فحاشی و بدکاری میں مبتلا ہوں اور انہیں ان سے خلاصی پانے کی کوئی راہ سجھائی نہ دے رہی ہو' ان کے لئے اور عام لوگوں کے لئے نماز کو برائیوں سے چھٹکارا پانے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

چنانچہ سورہ عنکبوت آیت ۴۵ میں ارشاد الہی ہے :

ان الصلوة تنهی عن الفحشاء و المنکر۔

ترجمہ :۔ بیشک نماز فحاشی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

یہاں ایک سوال ذہن میں آتا ہے کہ بعض لوگ نمازیں بھی پڑھتے جاتے ہیں اور برائیوں میں بھی لت پت رہتے ہیں کیا انہیں ان کی نماز برائیوں سے نہیں روکتی یا آخر کیا وجہ ہے ؟

اس کا جواب ہم امام کثیرؒ پر چھوڑتے ہیں جسے اس کی تفصیل مطلوب ہو وہ تفسیر ابن کثیر مترجم اردو) اور جلد چہارم ص ۱۷۵۔ ۱۷۶ طبع مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور' یا عربی میں سورہ عنکبوت کی آیت ۴۵ کی تفسیر دیکھ لے۔

(مختصر ابن کثیر لرفاعی ۳ / ۲۹۵' و الفتح الربانی ۲ / ۲۰۵' حدیث ۲۲)

اور سورہ ھود آیت ۱۱۴ میں اللہ تعالی نے نماز کو گناہوں کے لئے کفارہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ

و اقم الصلوۃ طرفی النہار و زلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین۔

ترجمہ :۔ اور نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر (یعنی صبح و شام) اور کچھ رات گزرنے پر درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ ایک یاد دہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی یاد رکھنے والے ہیں۔

صحیح بخاری و مسلم میں مذکور ہے کہ ایک صحابی سے ایک گناہ سرزد ہوا اور نماز سے اس کی تلافی ہو گئی۔ (صحیح بخاری مع الفتح ۲/۸' ۸/۳۵۵) اس پس منظر کیساتھ اس واقعہ پر مشتمل آیت و حدیث کی کچھ تفصیل ہم آگے چل کر ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

فضائل نماز پنجگانہ حدیث شریف کے آئینہ میں

ہم پچھلی سطور میں نماز پنجگانہ کے فضائل کا ذکر قرآن کریم کے حوالہ سے کر چکے ہیں اور کچھ آیات بھی پیش کی جا چکی ہیں۔ اسی سلسلہ میں مزید عرض یہ ہے کہ ادھر نبی اکرم ﷺ کے کثیر ارشادات گرامی میں بھی نماز پنجگانہ و نماز جمعہ اور دیگر نفلی نماوں کے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ لیکن نماز پنجگانہ میں سے ہر نماز کے ساتھ متعلقہ مخصوص احادیث ہم ذکر کر چکے ہیں۔ لہٰذا اب ہم صرف ان احادیث میں سے کچھ ارشادات گرامی کا انتخاب پیش کریں گے جن کا تعلق مطلق نماز سے ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں وارد ہے:

حدیث نمبر۱

پہلی حدیث تو وہ ہے جس میں نماز کو اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایمان کے بعد سب سے پہلا اور ایک اہم رکن قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم، مسند احمد اور دیگر کتب حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر صحابہ سے مروی ارشاد نبوی ہے:

بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله و ان محمد رسول الله و اقام الصلوة و ایتاء الزکوة و حج البیت و صوم رمضان۔

ترجمہ:۔ قصر اسلام کی عمارت پانچ ستون پر قائم ہے اس بات کی گواہی و شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور رمضان المبارک کا روزہ رکھنا۔ (بحوالہ صحیح الجامع ۲ر ۳ر ۱۰)

حدیث نمبر۲

اور ایک دوسری حدیث میں نماز کو ان اسباب میں سے ایک سبب قرار دیا گیا ہے۔ جن کی وجہ سے کسی کا خون اور مال محفوظ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اسی طرح صحیحین و سنن اربعہ اور مستدرک حاکم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور نسائی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتے جلتے الفاظ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله و یقیموا الصلوة و یوتوا الزکوة فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دمائهم و اموالهم الا بحق الاسلام و حسابهم علی الله۔

(بحوالہ بالا ۱ر ۱ر ۲۳۴ - ۲۳۵، مسلم مع النووی ۱ر ۲۱۰ - ۲۱۲)

ترجمہ :۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس اس وقت تک لوگوں سے قتال و جہاد کرتا رہوں جب تک کہ وہ اس بات کا اقرار نہ کرنے لگیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اگر انہوں نے اتنا ارادہ کر لیا تو انہوں نے اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کر لئے سوائے اسلامی حق (یعنی قصاص یا قتل کے بدلے قتل کے) کے اور ان کا حساب اللہ تعالی کے حوالے ہے۔

حدیث نمبر ۳

اور اسی سلسلہ کی تیسری حدیث میں بروقت ادا کی گئی نماز کو افضل ترین اور اللہ کے محبوب ترین اعمال میں سے قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم، نسائی، ابن حبان وابن خذیمہ، مسند احمد اور سنن کبری بیہقی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا:

ای الاعمال احب الی اللہ۔

ترجمہ :۔ اللہ نزدیک محبوب ترین عمل کون سا ہے؟

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

الصلوۃ علی وقتھا۔

ترجمہ :۔ نماز کو اس کے (اول) وقت پر ادا کرنا۔

دار قطنی و بیہقی میں بھی یہی الفاظ مگر ان الفاظ والی روایت پر امام دار قطنی نے کلام کیا ہے اور امام نووی نے المجموع شرح المہذب میں ان الفاظ والی حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ لیکن حافظ ابن حجر نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کے دوسرے طرق بھی ہیں جو کہ صحیح ابن خذیمہ و مستدرک حاکم میں ہیں۔ (فتح الباری ۲ / ۱۰)

اسی طرح ان الفاظ والی روایت کو تقویت ملتی ہے۔ اس سے آگے حدیث

میں ہے کہ پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ثم بر الوالدین۔

ترجمہ:۔ پھر والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔

میں نے کہا اس کے بعد تو آپ ﷺ نے فرمایا:

الجهاد فی سبیل الله۔

ترجمہ:۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

اس حدیث میں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین اور افضل ترین عمل بروقت کی نماز کو قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ تقریبا اسی مفہوم کی۔

حدیث نمبر ۴

ایک دوسری حدیث جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس میں ان امور سے بھی پہلے آپ ﷺ نے ایمان باللہ کو شمار کیا ہے اور صاحب فتح الباری لکھتے ہیں کہ ان ہر دو حدیثوں میں کوئی تضاد و تعرض نہیں ہے۔ کیونکہ امام ابن دقیق العید کے بقول حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بدنی اعمال مذکور ہیں جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں جو ایمان باللہ کا ذکر ہے وہ تو بدنی اعمال سے نہیں بلکہ قلبی اعمال سے تعلق رکھتا ہے۔
(فتح الباری ۲ ر ۹)

حدیث نمبر ۵

اور پھر ایک اور حدیث بھی اسی مفہوم پر دلالت کرتی ہے جو کہ شعب الایمان بیہقی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے جس میں ارشاد نبیؐ ہے

افضل العمل الصلوۃ لوقتها۔ (صحیح الجامع ۱ ر ۳۶۷)

ترجمہ:۔ افضل عمل وقت پر نماز ادا کرنا ہے۔

اور اس سے آگے دیگر اور بھی مذکور ہیں۔

حدیث نمبر۶

اور ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے نماز پنجگانہ کی پابندی کرنے والوں کو بخشش کی بشارت سنائی ہے۔ جیسا کہ ابو داؤد' نسائی' ابن ماجہ' موطا امام مالک اور صحیح ابن حبان و ابن سکن میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

خمس صلوة افترضهن الله عزوجل من احسن وضوء هن وصلاهن لوقتهن واتم ركوعهن و سجودهن و خشوعهن كان له على الله عهدان يغفرله و من لم يفعل فليس له على الله عهد ان شاء غفرله و ان شاء عذبه۔ (صحیح الجامع الصغیر ۲ / ۳ / ۱۱۴' مشکوۃ ۱ / ۱۸۰' و صححہ الالبانی و ابن عبدالبر و النوی۔ المنتقی ۱ / ۱ / ۲۹۴)

ترجمہ :۔ یعنی میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہنے لگے کہ اے محمد ﷺ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں نے آپ ﷺ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جس نے ان کے وضوء اوقات رکوع اور سجود کا صحیح طور پر حق ادا کیا اس کے لئے میرا عہد ہے کہ اس کے عوض میں اسے میں جنت میں داخل کروں گا اور جو اس حال میں مجھ سے ملا کہ ان میں سے کسی چیز میں کمی کرکے آیا تو اس کے لئے میرا کوئی عہد نہیں ہے اگر چاہا تو اسے عذاب کروں گا اور اگر چاہا تو اس پر رحم کروں گا۔

اس حدیث شریف کی رو سے نماز پنجگانہ کی صحیح طور پر پابندی کرنے والے شخص سے اللہ تعالیٰ کا عہد و پیمان ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرلے گا۔ یہ حدیث قدسی ہے جبکہ تقریبا اسی مفہوم کی ایک حدیث نبوی پہلے بھی گزری ہے۔

حدیث نمبر۸

اور بعض احادیث میں نماز کے فضائل کچھ اس انداز سے مذکور ہوئے ہیں

بقیہ ص ۷